مذہبی تصنیفات اور اصلاح اخلاق میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا کردار: مفتی محمد فرید اور ان کے منتخب خلفا و مریدین کی خدمات کا مطالعہ

(Role of *Jāmia Haqqānia Akora Khattak* in Religious writings and Moral reform: A Study of the Services of *Muftī Muhammad Farīd* and some of his Disciples and Followers)

* محمد آیاز

** ڈاکٹر بادشاہ رحمن

*** ڈاکٹر عطاء الرحمن

Abstract

This article studies the services of the 'Ulamā' of *Dār al-'Ulūm Jāmia Haqqānia Akora Khattak* in the field of religious writings and moral reform. It focuses in this regard on the services of a prominent scholar of the *Jāmia Muftī Muhammad Farīd* and his disciples and followers *Hāfiz Hussain Ahmad Siddīquī*, *Muftī Muhammad Wahhāb Manglorī*, *Mawālānā Muhammad Amīn Dost*, *Mawālānā Abdullah Naqshbandī* and *Mawālānā Muhammad Āyāz Kāngra*. It finds that the services of these scholars in the fields referred are unforgettable. There is a need to get benefit of these scholars and their services to rectify the flaws in the society.

Key Words: *Jāmia Haqqānia*, 'Ulamā', services

پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع نوشہرہ کے علاقے اکوڑہ خٹک میں واقع "جامعہ دارالعلوم حقانیہ" ایک شہرہ آفاق دینی ادارہ ہے۔ جس کی بنیاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ نے 6 ستمبر 1947ء میں رکھی تھی۔ آپ دارالعلوم

* پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف مالکنڈ، دیرلور، خیبر پختونخواہ

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف مالکنڈ، دیرلور، خیبر پختونخواہ

*** چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف مالکنڈ، دیرلور، خیبر پختونخواہ

دیوبند سے فارغ التحصیل تھے اور دارالعلوم دیوبند ہی میں آپ درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے، لیکن قیام پاکستان کے بعد جب وہاں جانا مشکل ہوا تو اکابرین دیوبند کے مشورے سے آپ نے اکوڑہ خٹک میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کی تدریسی، تصنیفی اور دیگر خصوصیات کے ساتھ یہ امر خوش آئند ہے کہ ان کا مطمح نظر تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی ہے، جس کا لازمی نتیجہ دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کرنے والے علما کا معاشرے میں اصلاحی کردار ہے، جس کی بدولت معاشرے میں امن، سکون، محبت اور رواداری کو فروغ مل رہا ہے اور لوگوں میں تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کی فکر پروان چڑھ رہی ہے۔ زیر نظر مضمون میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث مفتی محمد فرید صاحب اور ان کے چند خلفا کی اصلاحی اور تصنیفی خدمات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

مفتی محمد فرید: ایک تعارف

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب (1926ء - 2011ء) آف زروبی ضلع صوابی مولانا حبیب اللہ کے صاحبزادے تھے، جو اپنے زمانے کے مشہور اور جید عالم دین تھے اور صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور افغانستان کے بہت سارے علما ان کے بلا واسطہ یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔ حضرت مفتی صاحب مقامی سرکاری سکول میں چھٹی جماعت پاس کرنے کے بعد علم دین کے حصول کے لئے مردان چلے گئے۔ آپ نے علوم و فنون کی اکثر کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ ان کی وفات کے بعد منطق، فلسفہ اور ریاضی کی بعض کتب مولانا خان بہادر مار توگی (المتوفی 1976ء)، مولانا محمد نذیر چکلیسری صاحب (المتوفی 1971ء)، مولانا عبدالرزاق شاہ منصور (المتوفی 1977ء) اور دیگر اساتذہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد موقوف علیہ اور صحاح ستہ پڑھنے کے لیے مولانا نصیر الدین غور غشتوی رحمہ اللہ (المتوفی 1968ء) کے پاس تشریف لے گئے۔ 1371 ہجری بمطابق 1952ء میں فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت حاصل کی۔¹ آپ نے عبد الممالک صدیقی رحمہ اللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ طریقہ نقشبندیہ کی تکمیل کے بعد 17 اگست 1985ء میں خلافت سے نوازے گئے۔ کچھ مدت بعد سلسلہ نقشبندیہ کے علاوہ دیگر سلاسل میں بھی خلیفہ مجاز بنائے گئے۔ مفتی محمد فرید علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد ایک سال اپنے گاؤں زروبی میں اپنے آبائی درس گاہ میں تدریس کی۔ اس کے بعد دارالعلوم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے اور ساتھ ساتھ افتاء کا کام بھی کرتے رہے۔ سات سال تک جامعہ میں اکثر علوم فنون کی کتابوں کی تدریس کی۔ پھر دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں تین سال تک استاد الحدیث اور صدر المدرسین رہے۔ پھر مولانا نصیر الدین غور غشتوی اور خواجہ عبد الممالک صدیقی صاحب کے حکم پر جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے۔ مفتی محمد فرید صاحب دارالعلوم حقانیہ میں تیس سال تک درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اس دوران آپ سے ہزاروں تشنگان علوم دینیہ نے استفادہ کیا جو ملک اور بیرون ملک علوم دینیہ کی نشر و اشاعت میں مشغول ہیں۔

¹ مولانا محمد رقیب مجددی، تجلیات فریدی، (صوابی: الفرید اکیڈمی، 2015ء)، 29۔

مفتی صاحب ایک مقبول مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے متعدد مقالات اور ہزاروں فتاویٰ کے علاوہ ان کے کئی تصانیف بھی شائع ہوئیں، جو کہ علما اور طلبہ میں کافی مقبول ہیں۔ آپ کی کتب میں ہدایۃ القاری علیٰ صحیح البخاری (اردو)، منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی (عربی)، فتح المنعم شرح مقدمۃ المسلم (عربی)، البشریٰ لارباب الفتویٰ (عربی)، العقائد الاسلامیہ باللغۃ السلیمانیہ (پشتو)، مقالات (پشتو)، مسائل حج (پشتو)، رسالہ التوسل (اردو)۔ رسالہ قبریہ (اردو)، فتاویٰ دیوبند پاکستان المعروف بفتاویٰ فریدیہ (اردو)، الفراند البسیہ الی احادیث خیر البریہ (عربی) شامل ہیں۔ حضرت مفتی صاحب مدرس اور مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ مفتی بھی تھے۔ پاکستان کے علاوہ بیرونی دنیا میں بھی آپ کے فتاویٰ مقبول تھے۔ آپ کے فتاویٰ مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ مدلل بھی ہوتے۔ آپ کے فتاویٰ کی تعداد ہزاروں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فیصلہ کرنے کا غیر معمولی فہم عطا فرمایا تھا، جو مقدمات ناقابل حل معلوم ہوتے مفتی صاحب اپنی خداداد استعداد و صلاحیت کی بدولت ان کا ایسا حل پیش فرماتے کہ طرفین مطمئن ہو جاتے۔ تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب نے دعوت و ارشاد کا سلسلہ ذوق و شوق سے جاری رکھا۔ آپ جہاں تشریف لے جاتے بیعت ہونے والوں کا ازدحام ہو جاتا۔ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد معتقدین کے ساتھ مراقبہ کرتے۔ یہ دونوں اوقات بیعت اور سلوک کی تعلیم کے لیے خاص تھے۔

حافظ حسین احمد صدیقی

آپ کا پورا نام حسین احمد بن مفتی محمد فرید صاحب ہے۔ آپ نے اپنے گاؤں کے ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ سکول کی تعلیم کے دوران آپ نے اپنے گاؤں زرہوبی میں حافظ محمد صاحب سے قرآن کریم کے دس پارے حفظ کیے اور اس کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد مکرم مفتی محمد فرید صاحب اور اپنے چچا مولانا محمد زاہد صاحب سے اپنی مسجد میں پڑھیں۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے اپنے والد محترم مفتی محمد فرید صاحب کے ساتھ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے، جہاں دیگر علما کرام کے ساتھ آپ کے والد محترم بھی استاد حدیث کی حیثیت سے اور صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ حفظ و تجوید میں قاری علی الرحمن صاحب مانسہروی سے استفادہ کیا اور ان کی نگرانی میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل فرمائی۔ حفظ قرآن مکمل کرنے کے بعد آپ نے شعبہ درس نظامی میں داخلہ لیا اور ابتدا سے دورہ حدیث تک تمام علوم کی تحصیل جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اپنے والد مفتی محمد فرید صاحب کے زیر سایہ مکمل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکزی دارالافتاء جو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی نگرانی میں قائم تھا، آپ نے وہاں نقل فتاویٰ کی خدمت طویل عرصے تک انجام دی۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ حقانیہ کے دارالافتاء کے ریکارڈ شدہ رجسٹروں میں دیگر ناقلین فتاویٰ کے ساتھ آپ کا نام بھی موجود ہے اور آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہزاروں فتاویٰ جات بھی جامعہ حقانیہ کے ریکارڈ کا حصہ ہیں۔²

² حافظ حسین احمد، سلسلہ مبارکہ (صوابی: الفرید اکیڈمی، 2013ء)، 8۔

1991ء میں آپ نے مفتی محمد فرید صاحب کی اجازت سے "دارالعلوم صدیقیہ" زرہی کی بنیاد رکھی جو آج کل علاقے کے بڑے مدارس میں شامل ہے۔ آپ دارالعلوم صدیقیہ میں مہتمم ہونے کے ساتھ ایک بلند پایہ مدرس بھی ہے۔ آپ کے حسن انتظام اور علم پروری کی وجہ سے دارالعلوم صدیقیہ میں کئی شعبے کام کر رہے ہیں جن میں خانقاہ فریدیہ، شعبہ حفظ و تجوید، درس نظامی موقوف علیہ تک، تصنیف و تالیف کا شعبہ الفرید اکیڈمی، قدیم و جدید کتابوں کا کتب خانہ، دارالافتاء اور سہ ماہی مجلہ "درالفرید" شامل ہیں۔ آپ نے اپنے قلم سے دارالعلوم حقانیہ میں ہزاروں فتاویٰ کے نقل کی خدمت انجام دی ہے اس کے علاوہ مفتی محمد فرید صاحب کے خطبات جمعہ اور مکتوبات و ملفوظات کو تحریری طور پر محفوظ کیا ہے، جو سہ ماہی مجلہ "درالفرید" میں قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ اس مجلہ کے مدیر و مسؤل بھی ہیں اس کے علاوہ دیگر مستقل مضامین بھی سلسلہ وار لکھ رہے ہیں۔

تصوف و سلوک کے حوالے سے آپ اپنے والد ماجد مفتی محمد فرید صاحب سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، اسباق تصوف کی تکمیل کے بعد آپ کے والد اور مرشد مفتی محمد فرید صاحب نے از خود سند اجازت لکھ کر آپ کو خلیفہ مجاز بنایا۔ آپ نے اپنے والد محترم کے حیات میں ارشاد و سلوک کو نئی جہات سے نوازا۔ خانقاہ کا باقاعدہ انتظام، سالانہ نقشبندی اجتماع اور الفرید اکیڈمی کا قیام آپ کے مرہون منت ہیں۔ آپ خانقاہ فریدیہ زرہی میں حسب دستور باقاعدہ صبح اور عصر کے بعد اجتماعی مراقبہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ مختلف علاقوں میں نقشبندی اجتماعات میں شرکت کے لئے سفر بھی کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد فرید صاحب کی وفات کے بعد تمام خلفا و سالکین کی طرف سے بالاتفاق آپ کے سرپر جا نشینی کی دستار بندی کی گئی۔³

مفتی محمد وہاب منگوری

حضرت مولانا مفتی محمد وہاب صاحب ضلع سوات کے علاقے منگور میں 10 مئی 1975ء کو پیدا ہوئے۔ 1979ء میں اپنے والد ماجد سے قاعدہ بغدادی اور پھر ناظرہ قرآن کریم چھ ماہ میں مکمل کیا اور ساتھ ہی والد صاحب سے دو پارے قرآن پاک کا لفظی ترجمہ بھی پڑھا۔ ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ 1991ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے۔ داخلے کے مراحل سے گزر کر 7 مئی 1991ء کو درجہ اولیٰ سے اسباق کی ابتدا ہوئی اور 19 نومبر 1998ء کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ 12 فروری 1999ء کو دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء میں داخلہ لیا۔ مفتی غلام قادر صاحب، مفتی مختار اللہ صاحب، مولانا امجد علی شاہ مدنی، مفتی سیف اللہ حقانی، اور مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب سے تخصص کی کتابیں پڑھیں۔ تمام اساتذہ سے محاضرات اور عملی مشق میں بھرپور استفادہ کیا۔ ایک سال پورا ہونے پر جامعہ کی طرف سے بطور مقالہ فتاویٰ حقانیہ کے

³ ذاتی انٹرویو بمقام خانقاہ فریدیہ گاؤں زرہی، ضلع صوابی، 22 ستمبر 2019ء بروز اتوار، بوقت 2 بجے بعد از ظہر۔

چند ابواب کی تخریج و ترتیب آپ کے حوالے کی گئی، جو تین مہینے میں آپ نے مکمل کیا۔ مقالہ پاس ہو کر 26 اکتوبر 2000ء میں تخصّص مکمل کرنے پر آپ کی دستار بندی ہوئی۔

25 جنوری 2001ء کو دارالعلوم حقانیہ کے مرکزی دارالافتاء میں حضرت مولانا سیف اللہ حقانی کے زیر اشراف بطور نائب مفتی آپ کی تقرری ہوئی۔ تین مہینے بعد مفتی سیف اللہ حقانی اور دیگر اساتذہ کے مشورے سے 10 اپریل 2001ء کو فتاویٰ فریدیہ کی ترتیب و تخریج پر کام شروع کیا اور ساتھ ہی دارالعلوم صدیقیہ زروبی صوابی میں تدریس شروع کی اور دارالافتاء قائم کیا۔ تقریباً سات سال وہاں مختلف علوم و فنون کی تدریس کی اور حضرت مفتی محمد فرید صاحب کی نگرانی میں ہزاروں فتاویٰ جاری کئے۔ آپ نے مدرسہ ابو عبیدہ بن جراح دنگرام سوات میں 2007ء میں اور دارالعلوم خیر المدارس بیگورہ میں 2008ء میں تخصّص فی الفقہ پڑھایا۔ 2011ء سے لیکر اب تک گورنمنٹ دارالعلوم سید و شریف سوات میں تخصّص فی الفقہ اور حدیث کی بعض کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ 4 مئی 1992ء میں مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور 21 مارچ 2002ء میں طریقہ مجددیہ کی تکمیل کر کے اجازت و خلافت حاصل کی۔ چند ہفتے بعد طریقہ قادریہ مجددیہ میں بھی خلیفہ مجاز بنائے گئے۔ 15 دسمبر 2008ء میں طریقہ چشتیہ اور طریقہ سہروردیہ میں اجازت و خلافت سے نوازے گئے اور ساتھ خصوصی جبہ پہنا کر آپ کو خلعت عطا کیا گیا۔

آپ کے تصنیفی کام میں فتاویٰ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں کتاب الایمان والعقائد، کتاب التفسیر والحديث، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، کتاب البیوع کی تخریج و ترتیب، فتاویٰ فریدیہ کی چھ جلدوں کی ترتیب و تخریج، فتاویٰ مفتی محمود 12 جلدوں کی تخریج (اردو)، فتاویٰ ودودیہ کی تخریج دو جلد (پشتو)، فتاویٰ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کی تخریج (اردو)، عقد الفرائد البہیہ فی جمع القواعد الفقہیہ (عربی)، البشری لارباب الفتویٰ کا اردو ترجمہ، العقائد الاسلامیہ کا اردو ترجمہ، الفرائد البہیہ الی احادیث خیر البریہ (اصول حدیث، عربی)، فیض الفرید، معروف بہ سلسلہ مبارکہ (اردو)، اوراد السالکین (عربی)، مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی کی کتاب تعلیم الاسلام کی تخریج (اردو)، ڈیڑھ سو سالہ خدمات دارالعلوم دیوبند کا نفرنس، نجات نمبر شامل ہیں۔ آپ کی کچھ کتب غیر مطبوعہ ہیں جن میں تقریر مشکوٰۃ المصابیح، شرح مسند امام اعظم (عربی)، شرح قصیدہ بردہ (عربی)، شرح قصیدہ بردہ (اردو)، قصیدہ بردہ کے پشتو شعری تراجم کا مجموعہ، تقریر شرح جامی، تقریر کافیہ، تقریر ہدایۃ النحو، تقریر سلم العلوم، تقریر شرح تہذیب، حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب ہوامع شرح حزب البحر کا اردو ترجمہ، داعمائے دل (شعری مجموعہ)، عصر حاضر کے تقاضے اور مدد و جزر (مختلف کالموں کا مجموعہ)، فقہی اور علمی مقالات، فرید الفتاویٰ (دارالعلوم حقانیہ میں اب تک لکھے گئے ہزاروں فتاویٰ کا مجموعہ)، التفسیر (مختلف اساتذہ کے تفسیری نکات اور مطالعاتی خلاصہ جات کا مجموعہ) شامل ہیں۔

آپ 2002ء سے 2004ء تک "اسلامک رائٹر فورم" صوبہ خیبر پختونخوا کے صدر رہے اور اس دوران 6 سال تک سہ ماہی "درفرید" کے ایڈیٹر بھی رہے۔ اس کے علاوہ تین سال تک آپ پندرہ روزہ "نجات" کے نائب مدیر رہے۔ اس وقت آپ مجلہ "التسمیق" کے مدیر ہیں۔ قاری عبد الباعث صدیقی صاحب نے آپ کو علمی استعداد اور فقہی بصیرت کی بنیاد پر "مفتی اعظم سوات" کا لقب دیا ہے۔⁴

مولانا محمد امین دوست

مولانا محمد امین دوست کا تعلق ضلع صوابی کے علاقے "چھوٹا لاہور" سے ہے۔ آپ کی پیدائش 1954ء میں ہوئی۔ آپ کا تعلق اپنے علاقے کے ایک معزز و محترم خاندان سے ہے۔ آپ نے 1976ء میں باقاعدہ علم دین کے حصول کا آغاز کیا اور 1980ء میں آپ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور یہاں داخلہ لیا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں آپ نے وقت کے عظیم مفسرین، محدثین، فقہاء اور اصحاب فضل و کمال سے استفادہ کیا اور علوم ظاہری اور علوم باطنی کی تکمیل کر کے 24 مارچ 1988ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صلاحیت و استعداد سے نوازا ہے۔ آپ نے اپنے تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ضلع صوابی کے علاقے "چھوٹا لاہور" میں آٹھ کنال کی اراضی پر ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بنام "تعلیم الاسلام" قائم کیا ہے۔ آپ کے مدرسے کے اساتذہ اور طلبہ انتہائی منظم اور باقاعدہ طبیعتوں کے مالک ہیں۔ یہاں طلبہ کو تقریر و تحریر سیکھنے اور تحقیقی مضامین میں دلچسپی لینے کی بھرپور تاکید کی جاتی ہے۔ اور اس معیار پر پورا اترنے والے طلبہ کی مکمل حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور ان کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہاں کے اساتذہ اور طلبہ کی علم دوستی اور پڑھائی میں انہماک کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان جو پورے ملک کی سطح پر مدارس دینے کے امتحانات منعقد کرواتی ہے ان امتحانات میں مدرسہ "تعلیم الاسلام" چھوٹا لاہور ضلع صوابی کے طلبہ اعلیٰ پوزیشنیں لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقے میں ہونے کے باوجود "جامعہ تعلیم الاسلام" میں طلبہ کی بہت کثرت ہے اور یہاں داخلہ لینا دیگر مدارس کی نسبت کافی مشکل ہے۔ مولانا محمد امین دوست صاحب ایک خوشگوار اور ملنسار طبیعت کے مالک ہیں اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے آپ کی علمی استعداد کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ آپ بیک وقت ایک بہترین مفسر قرآن اور استاد حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مصنف بھی ہیں۔

آپ زمانہ طالب علمی سے تصنیف تالیف کا شوق رکھتے ہیں اور زمانہ طالب علمی ہی میں آپ نے "مبادیاتِ فقہ" کے نام سے قواعد فقہ کو مرتب کر لیا تھا۔ آپ کی موجودہ تصانیف کی تعداد "10" ہے اور باقی کچھ کتابیں زیر طبع ہیں۔ آپ کی چند کتابوں کے نام درج ذیل یہ ہیں: 1- "صلاح المؤمن" 300 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں، دعا کی اہمیت، آداب دعا اور اہمیت دعا کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ 2- "نماز فجر اور اس کی اہمیت" اس کتاب میں نماز فجر سے

⁴ ذاتی انٹرویو، بمقام خانقاہ فریدیہ متصل جامع مسجد منگور سوات، 13 ربیع الاول 1441ھ / 13 نومبر 2019ء، سہ پہر 3 بجے۔

متعلق خاص مباحث کا ذکر کر کے اس کی اہمیت سامنے لائی گئی ہے۔ 3- "ٹخنے ڈانپنے کی شرعی حیثیت" 120 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ٹخنے ڈانپنے کی شرعی حیثیت واضح کی گئی ہے اور چند عقلی شبہات کا جواب دیا گیا ہے۔ 4- "بکھرے جواہر" 300 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں متفرق مضامین کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اصلاحی انداز میں قلم بند کیا گیا ہے۔ 5- "اجتماعیت اور فرقہ واریت" یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے انتہائی قابل قدر کاوش ہے، کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مفتی اعظم پاکستان جناب مفتی تقی عثمانی صاحب نے جامعہ دارالعلوم کراچی کے ماہنامہ "البلاغ" میں اس کتاب پر تبصرہ کر کے مولانا محمد امین دوست صاحب کی اس علمی کاوش کی تائید و تحسین کی ہے۔ 6- "غربت، اسباب غربت، علاج غربت" اس کتاب میں غربت اور اس کے اسباب اور علاج کی طرف بڑی دل نشین انداز میں توجہ دلائی گئی ہے اور بعض ان اعمال کی نشاندہی بھی کی گئی ہیں جو غربت اور ناداری کا سبب بنتی ہے۔ 7- "نکاح آسان یا مشکل" اس کتاب میں نکاح کا شرعی طریقہ کار واضح کیا گیا ہے اور موجودہ دور میں رسم و رواج کی وجہ سے نکاح کرنے میں جو مشکلات اور رکاوٹیں آتی ہیں ان کو ذکر کر کے ان سے بچاؤ کی صورتیں واضح کی گئی ہیں اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نکاح کو جتنا آسان بنایا جائے گا اتنا ہی معاشرے میں بے حیائی اور فواحش کی روک تھام ممکن ہو سکے گی۔ 8- "علماء آخرت اور ان کی ذمہ داری" اس کتاب میں علماء کا مقام، ان کی ذمہ داری اور موجودہ دور میں امت مسلمہ کی نگہبانی سے متعلق علماء کرام کے لئے ہدایات مذکور ہیں۔ 9- "نئی نسل کے بگاڑ کے اسباب" یہ کتاب زیر طبع ہے۔

زمانہ طالب علمی سے ہی آپ تصوف و سلوک سے وابستہ ہو گئے تھے اور اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کی فکر میں لگ گئے تھے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کی صحبت سے آپ نے بھرپور استفادہ کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا فرمائی ہے۔ اگرچہ آپ چاروں سلسلوں میں خلافت حاصل کر چکے ہیں لیکن اب باقاعدہ طور سلسلہ چشتیہ کے طریقہ کے مطابق اوراد و اشغال میں مصروف ہے۔ آپ کو مفتی محمد فرید صاحب کا خادم خاص ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور حضرت مفتی صاحب کے بعض اہم امور کے چشم دید گواہ بھی ہے۔ آپ اپنے مدرسے تعلیم الاسلام میں ہر جمعرات کو باقاعدگی کے ساتھ سلسلہ چشتیہ کے معمولات اور ذکر و مراقبہ کے لئے مجلس منعقد کرتے ہیں۔ اس دوران اصلاحی بیانات بھی ہوتے ہیں۔ آپ ایک بہترین عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ تصوف و سلوک میں بھی ایک اونچے مقام پر فائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تصوف کے زبردست حامی ہونے کے باوجود ان لوگوں پر انتہائی کھلے اور بے غبار انداز میں رد بھی کرتے ہیں جنہوں نے تصوف کی آڑ میں شریعت پر عمل کرنے میں کوتاہی سے کام لیا اور تصوف و سلوک کو چند رسمی وظائف، دم و تعویذات اور صرف جھاڑ پھونک تک محدود رکھا اور تصوف کا لبادہ اوڑھ کر مخلوق خدا سے ذلیل دنیا کے حصول کو اپنا مقصد بنایا۔ فرماتے ہیں یہ لوگ خود بھی گمراہ تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تصوف جیسے پاکیزہ چشمہ صافی کو

گدلا کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک تصوف صرف وہی قابل اعتبار ہے جس میں شریعت کی حاکمیت ہو اور یہی ہمارے اسلاف کا تصوف ہے جس کی طرف ہم دوسروں کو بھی دعوت دیتے ہیں اور جہاں تصوف شریعت سے الگ ہو جاتی ہے وہاں گمراہی کا آجانا یقینی ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے مرشد کی طرح سنت نبوی ﷺ کی پابندی کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں اور اپنے ہر عمل کو قرآن و سنت کی روشنی میں انجام دینے کی فکر کرتے ہیں۔ آپ کے نزدیک تصوف کا مقصود یہی ہے کہ اتباع شریعت کا جذبہ دل میں موجزن ہو جائے اور شریعت مطہرہ فطرت ثانیہ بن جائے۔ آپ کے متعلقین اور شاگردوں میں بھی شریعت پر عمل کا یہی جذبہ نظر آتا ہے۔

مولانا عبداللہ نقشبندی

آپ کا پورا نام عبداللہ بن قاضی غلام جیلانی بن قاضی سید عمر ہے۔ آپ سن 1962ء میں صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع ماموند کے گاؤں بدان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ آپ نے مدرسہ قاسمیہ شعبہ بازار پشاور، دارالعلوم سرحد پشاور، خیر المدارس مردان، دارالعلوم رحمانیہ ہوتی بازار مردان میں اکابر علماء سے استفادہ کیا۔ علوم حدیث کی تحصیل کے لئے آپ نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ لیا اور سن 1981ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد آپ مختلف مدارس میں درس و تدریس کے ذریعے علوم شریعت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔ شروع میں آپ نے "دارالعلوم ریاض العلوم" باجوڑ سے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ نے مسلمان قوم کو جہالت کی تاریکی سے نکلانے کے لئے سن 1983ء میں "جامعہ ضیاء العلوم" کے نام سے بدان گاؤں میں ایک عظیم الشان مدرسہ کی بنیاد رکھ دی جس سے بہت بڑی تعداد میں امت مسلمہ کے جوانوں نے استفادہ کیا۔ آپ اس حقیقت کا بخوبی ادراک رکھتے ہیں کہ مسلمان مردوں کی طرح مسلمان عورتوں کو علوم دینیہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے اسی وجہ سے آپ نے سن 1995ء میں لڑکیوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے "جامعہ ضیاء العلوم للبنات" کے نام سے ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھ دی۔ آپ تقریباً گزشتہ 33 سال سے اپنے مدرسہ "جامعہ ضیاء العلوم" میں درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اس دوران ہزاروں شائقین علوم دینیہ نے آپ سے استفادہ کیا جن میں بہت سارے علماء آج کل بائیسین مدارس ہے اور علوم نبوی ﷺ کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔⁵

سنہ 1981ء میں آپ جامعہ حقانیہ کے استاد حدیث فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحب سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ آپ کا گاؤں جو تقریباً 1500 گھرانوں پر مشتمل ہے وہاں آپ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ تقریباً پورے گاؤں کے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے علیحدہ خانقاہ کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ اپنی مسجد اور مدرسے میں اصلاحی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں کیونکہ زیادہ تر عوام کا ان ہی مقامات پر اجتماع ہوتا ہے، یہاں آپ کی ہفتہ وار مجالس ہوتی ہیں جس میں اصلاح ظاہر و باطن کے متعلق آپ کے ملفوظات لوگ

⁵ سوال نامے کے جواب میں لکھا گیا خط، موصول شدہ 12 اکتوبر 2019ء، بوساطت گورنمنٹ پوسٹ آفس زرخیلہ شمولی، سوات۔

بڑے شوق اور جذبے سے سنتے ہیں۔ آپ کے بیانات موبائل فون میں ریکارڈ کئے جاتے ہیں اور پھر گھروں میں مستورات ان بیانات کو سن استفادہ کرتی ہیں۔ اس وجہ سے آپ کے اصلاحی بیانات بہت سارے لوگوں کی زندگی قرآن و سنت کے مطابق بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

تبلیغی، دعوتی اور اصلاحی سلسلے میں آپ نے تقریباً پاکستان کے اکثر شہروں کا سفر کیا ہے کیونکہ آپ نے پورا ایک سال دعوتی محنت کے سلسلے میں پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور مسلمانوں کو رجوع الی اللہ اور اعمال صالحہ کی ترغیب دیتے رہے۔ اس کے بعد تقریباً 28 مرتبہ 40 دن کی تشکیل پر مختلف علاقوں کا اصلاحی دورہ کیا جس میں مخلوق خدا کی ایک کثیر تعداد نے آپ سے استفادہ کیا اور ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا اور وہ سچے پکے مسلمان بن گئے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نشرو اشاعت کو اپنی زندگی کا مقصد اصلی بنا دیا۔ آپ کی تبلیغی اور اصلاحی مساعی صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ آپ نے دنیا کے کئی ممالک میں دعوت دین کے سلسلے میں اسفار کئے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 2002ء میں آپ نے سوڈان کا سفر کیا اور وہاں سات مہینے تک مسلسل دعوت و تبلیغ میں مصروف رہے، اسی طرح 2007ء میں آپ نے سات مہینے کے لئے یمن کا سفر کیا، اسی طرح 2012ء میں سات مہینے کے لئے بنگلہ دیش کا سفر کیا، اس کے بعد 2013ء میں سات مہینے کے لئے افغانستان تشریف لے گئے، پھر 2017ء میں تین مہینے کے سفر پر اپنی اہلیہ کے ہمراہ نیپال کا تبلیغی سفر کیا۔ آپ کی بھرپور علمی اور روحانی صلاحیت کی بدولت مسلم اور غیر مسلم ممالک میں یکساں طور آپ سے مخلوق خدا نے استفادہ کیا جن میں مسلمان مردوں کے ساتھ ساتھ مسلمان خواتین بھی شامل ہیں۔ آپ نے ضرورت کا بروقت احساس کرتے ہوئے امت مسلمہ کی صلاح و فلاح کے لئے اپنے آپ کو وقف کر لیا اور حیاتِ مستعار کے اکثر ایام اسی مبارک محنت میں گزار رہے ہیں۔

مولانا آیاز میاں کانگڑہ

آپ 15 دسمبر 1966ء کو میاں احمد جان کے گھر کانگڑہ شہر ضلع چارسدہ میں پیدا ہوئے۔ آپ سادات کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پرائمری تک سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1976ء میں آپ جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں مختلف علوم و فنون کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ 1985ء میں دارالعلوم حقانیہ کے اکابر علماء و مشائخ سے دورہ حدیث کی کتابیں پڑھیں اور سند فراغت حاصل کی۔⁶ فراغت کے بعد آپ نے جامعہ اسلامیہ چارسدہ میں دو سال تک تدریس کی پھر دارالعلوم سرحد تشریف لے گئے اور درس و تدریس کے ساتھ مولانا ایوب جان بنوریؒ کے خادم رہے۔ 1990ء میں اپنے پیرو مرشد مفتی محمد فرید صاحب کے مشورے سے آپ نے اپنے علاقے کانگڑہ میں دارالعلوم اسلامیہ فریدیہ کی بنیاد رکھی۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے آپ کا خصوصی تعلق قائم ہے اور آپ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مجلس شوریٰ کے رکن بھی ہیں۔ آپ زمانہ طالب علمی

⁶ ذاتی انٹرویو، بمقام خانقاہ فریدیہ، کانگڑہ، شہر ضلع چارسدہ، 17 ستمبر 2019ء، بوقت 2 بجے ظہر۔

میں حضرت مفتی محمد فرید صاحب سے بیعت کر چکے تھے اور ان کی مجلس ذکر و مراقبہ میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتے تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق کی تکمیل کے بعد حضرت مفتی صاحب نے آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔ دیگر فضلاء حقانیہ کی طرح آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے تصنیف و تالیف کا خاص ذوق عطا کیا ہے۔ آپ نے کئی علمی اور روحانی مضامین لکھے ہیں۔ آپ کئی علمی رسالوں کے ایڈیٹر بھی رہے اور اساتذہ و مشائخ کے درسی افادات بھی مرتب فرمائے ہیں۔ جن میں بعض کا تعارف درج ذیل ہے۔ 1- ماہنامہ "النصیحہ" چار سہ: آپ کئی سال تک ماہنامہ "النصیحہ" کے معاون مدیر رہے اور اس کے لئے مضامین لکھے۔ 2- مضامین ایاز: مختلف اوقات میں ملک کے مشہور و معروف رسالوں ماہنامہ "الحق"، بینات اور "النصیحہ" میں شائع ہونے والے تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے۔ 3- تجلیات فرید: آپ نے اپنے مرشد مفتی محمد فرید صاحب کی یاد میں ایک سہ ماہی رسالے کا اجراء کیا۔ آپ خود اس رسالے کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ یہ رسالہ علمی حلقوں میں کافی مقبول ہو رہا ہے۔ 4- اور اد فرید: حضرت مفتی محمد فرید صاحب کے وظائف، دم، قرآنی عملیات اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ 5- ملفوظات فرید: حضرت مفتی صاحب کی مجلس میں بیان شدہ علمی نکات، ملفوظات، فرمودات اور مواعظ کا مجموعہ ہے۔ 6- حالات فرید: اس کتاب میں آپ نے مفتی محمد فرید صاحب کی خدمت میں بیٹے ایام کی آپ بیتی اور آنکھوں دیکھا حال تفصیل سے لکھا ہے۔ جس میں ایک مرید باخلاص کی اپنے مرشد کے ساتھ محبت و عقیدت کی جھلک بھی ہے اور شریعت و سنت کی پابندی کا عملی اسلوب بھی، جو درحقیقت اسلامی تصوف و سلوک کا طرہ امتیاز ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے "مشکوٰۃ المصابیح" اور "صحیح مسلم" کے درسی امالی بھی لکھے ہیں۔ آپ نے بانی دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب رحمہ اللہ کے "کتاب المغازی" کی درسی تقریر کو بھی مرتب کیا ہے۔ لیکن یہ امالی ابھی تک طبع نہ ہو سکی۔⁷

خلاصہ بحث

جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتی فرید اور ان سے نسبت رکھنے والے چند علما کی تصنیفی و اصلاحی خدمات کے اس مطالعے سے واضح ہے کہ اس جامعہ کے علما نے تصنیف و تالیف کے ساتھ اصلاح فرد و معاشرہ اور تزکیہ نفس کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس سلسلے میں مفتی محمد فرید رحمہ اللہ کے خلفا و مریدین میں سے حافظ حسین احمد صدیقی، مفتی محمد وہاب منگلوری، مولانا محمد امین دوست، مولانا عبداللہ نقشبندی اور مولانا محمد آیاز کانگرہ کی تصنیفی و اصلاحی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان علما کی خدمات اور اصلاحی طرز عمل سے استفادہ کرتے ہوئے معاشرے میں پائی جانے والی خرابیوں کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔

⁷ اکوڑہ خٹک، اہنامہ الحق (دارالعلوم حقانیہ: مؤتمرا مصنفین، (2013)، شمارہ، 577: 54، 55، 56۔